

مذہبی آزادی

کے حقوق کا تحفظ

ڈیوڈ انتھونی ڈینی

حقوق کے تحفظ کی اہمیت اور مذہبی آزادی کی آفاقی نوعیت اور اہمیت پر زور دیا جاسکے۔ ٹری نے کہا "اس ترمیم کا مقصد یہی ہے۔ اس کا مقصد کسی ایک شخص کے انفرادی مذہبی عقیدے کا تحفظ نہیں، اس کا تعلق صرف مسلمانوں کے تحفظ سے نہیں بلکہ اس کا تعلق بنیادی انسانی حق کے طور پر مذہبی آزادی کی حفاظت کرنے سے ہے۔"

گونزلیس نے ۲۰ فروری کو جنوبی پیسٹ کنونشن میں اپنی تقریر کے دوران پہلے آزادی منسوبے کا اعلان کیا۔ پیسٹ وہ لوگ ہیں جو عیسائیت کے سب سے بڑے امریکا پریسٹنٹ گروپ کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اس تقریر میں گونزلیس نے اس پروجیکٹ کے اعلان کی تمہید باندھتے ہوئے کہا "ہماری انتہائی پسندیدہ آزادیوں میں ایک آزادی یہ مذہبی آزادی بھی ہے، جس کا دفاع کرنے کیلئے ہم نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں"

گونزلیس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "مذہبی آزادی کا احترام ایک ایسی چیز ہے جو بحیثیت قوم ہمیں زیادہ ملتے سے متعارف کراتی ہے اور انتہا پسندوں سے، جو کہ

رکھنے کے ان کے انفرادی حق کا تحفظ کرے لیکن "مذہبی تفریق کے واقعات کا پتہ لگانے اور انہیں سامنے لانے کی کوئی ٹھوس اور مخصوص کوشش سامنے نہیں آئی ہے۔"

ٹری نے کہا کہ امریکہ کے مساوی روزگار سوشل کمیشن کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۹۰ کی دہائی کے ابتدائی برسوں سے ۲۰۰۵ تک مذہبی تفریق کے کیسوں کی شکایتوں میں ۶۹ فیصد کا اضافہ ہوا ہے، لیکن نسل اور صنف کی بنیاد پر تفریق کے کیسوں کی تعداد یا تو وہی رہی ہے جو پہلے تھی یا ان تمام برسوں کے دوران کم نہیں ہوئی ہے۔

ٹری نے کے بیان کے مطابق ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ کے دہشت گردانہ حملوں سے یہ مسئلہ اور شدید ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا "نائن الیون کے بعد مسلمانوں کے خلاف اور ایسے لوگوں کے خلاف، جن کے مسلمان ہونے کا شبہ ہو، نفرت کے جرائم بڑھ گئے اور روزگار میں مسلمانوں کے خلاف تفریق کی شکایتیں دوگنی ہو گئیں۔"

ٹری نے کہا کہ پہلے آزادی منسوبے کو مسلم امریکن برادری کے لیڈروں اور گروپوں کے ساتھ امریکہ کے ۱ ٹارنی جنرل البرٹو گونزلیس کی میٹنگوں سے تقویت حاصل ہوئی۔ جنوری میں ان گروپوں نے گونزلیس کو بتایا کہ وہ لوگ اس شبے میں انجیسی کے ریکارڈ سے خوش ہیں، لیکن "وہ اسے اور زیادہ عمومی طور پر عوامی بنانے کے طرفدار ہیں۔" وہ چاہتے ہیں کہ سڑک پہ چلتے ہوئے عام آدمی کو ہانپ کر جاسکے اور غیر مسلم اس سے واقف ہوں اور اسی کے ساتھ مسلم امریکیوں سمیت تمام لوگوں کے

یو ایس ٹارنی جنرل البرٹو گونزلیس

ٹری نے کی ہے، جو کہ محکمہ عدل کے شہری حقوق ڈویژن میں مذہبی تفریق کی روک تھام کیلئے خصوصی مشیر ہیں۔ ان کی خدمات ۲۰۰۲ میں حاصل کی گئی تھیں۔ ان کے ذمہ مذہبی تفریق کی روک تھام کیلئے محکمہ عدل کی کوششوں کو مربوط کرنا اور شبے کی طرف خاطر خواہ توجہ دینی بنانا ہے۔

یو ایس انفو کو ۹ مارچ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے ایرک ٹری نے کہا کہ اگرچہ محکمہ عدل کی شہری حقوق ڈویژن کے ذمہ یہ کام ہے کہ نسل، صنف، مذہب یا قومی اصل کی بنیاد پر تفریق یا نفرت کے جرائم سے افراد کو محفوظ

محکمہ عدل نے ایک پروگرام شروع کیا ہے جس کا مقصد مذہبی آزادی کا تحفظ کرنے والے قوانین کے بارے میں عوام کو باخبر کرنا، مذہبی لیڈروں، شہری حقوق کیلئے سرگرم کارکنوں اور مختلف برادریوں کے لیڈروں کے ساتھ تعلقات استوار کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ مذہبی آزادی کی فکر مند یوں کی طرف ایک عام شہری بھی اس محکمہ کی توجہ مبذول کرے۔

ان کوششوں کو، جن کا نام پہلا آزادی منسوبہ رکھا گیا ہے، تکمیل تک پہنچانے کیلئے کوشاں لوگوں میں ایک کلیدی شخصیت ایرک

وضاحت

باشعہ سے مذہبی آزادی کو اپنی "بنیادی آزادیوں" میں سے ایک سمجھتے ہیں، کیوں کہ اس کا تحفظ امریکہ کے آئین میں پہلی ترمیم کے ذریعہ کیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ "امریکی کاغذیں ایسا کوئی قانون نہیں بنائے گی جس میں مذہب کے کسی ادارے کا احترام کیا گیا ہو یا مذہب کے آزادانہ استعمال کو ممنوع کیا گیا ہو؛ یا تفریق کی یا اشتہارات کی آزادی کو یا پراسن طریقے سے سمجھا ہونے کے حق کو اور شکایتوں کے ازالے کیلئے حکومت سے درخواست کرنے کے حق کو چھیننے کی کوشش کی گئی ہو۔"

امریکی آئین کو اپنانے کیلئے آئین کے مسودے پر بحث کے دوران اس کے مخالفوں نے بار بار یہ الزام عائد کیا کہ یہ دستاویز، جیسا کہ اس کا مسودہ بنایا گیا ہے، مرکزی حکومت کے ظلم اور بربریت کا راستہ کھول دے گی۔ ان لوگوں نے "حقوق کے بل" کا مطالبہ کیا جس میں انفرادی طور پر تمام شہریوں کی ترقی کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ متعدد ریاستی کنونشنوں میں آئین کی باضابطہ توثیق کرتے ہوئے اس طرح کی ترمیمات کا مطالبہ پیش کیا گیا؛ دوسروں نے اس امید کے ساتھ آئین کی توثیق کر دی کہ اس میں ترمیم کی جائے گی۔ ۱۷۹۱ میں آئین میں ۱۰ ترمیمات، جن کو حقوق کے بل کے نام سے جانا جاتا ہے، ریاستی قانون ساز اداروں میں تین چوتھائی اکثریت سے منظور کرائی گئیں اور بعد میں یہ ترمیمات ملک کے بنیادی قانون کا حصہ بن گئیں۔



ڈیوڈ انتھونی ڈینی



ہفت روزہ، اسلام آباد، پاکستان

جنرل واپس نکالنے کی کہانی پر ہی آئے اور کہا کہ
 "کسے پتہ ہے کہ اسے علم اور عقیدے میں سے
 کسی ایک کو چننے پر مجبور ہونا پڑتا؟"
 گونزٹیس نے کہا "اگر آپ نکال دیتی
 لڑکیوں کو جانتے ہیں جو اس طرح کی مذہبی عدم
 روداداری کا سامنا کرنے پر مجبور کی جا رہی ہیں
 یا جو یہ سمجھتی ہیں کہ وہ اپنی لڑائی میں اکیلی ہیں تو
 آپ ان سے کہنے کہ وہ آئیں اور مجھ سے بات
 کریں۔"
 ڈیوڈ آنتونی ڈینی لو ایس انفو کے اسٹاف
 رائٹر ہیں۔

کپڑا پہننے کی اجازت تھی لیکن نکالنے کو سر پہ
 دوپٹہ ڈالنے کی وجہ سے دو بار معطل کیا گیا۔
 گونزٹیس نے کہا کہ "کسی کسٹم طلبہ کیلئے
 یہ ایک دشوار صورتحال تھی جس میں اسے اپنے
 اسکول کے پرنسپل اور انتظامیہ کا سامنا کرنا
 پڑا۔ گونزٹیس نے کہا کہ "مجھے نہیں پتہ کہ جب
 میں چھٹی جماعت میں ہوتا اور اس وقت مجھے
 اس صورتحال کا سامنا ہوتا تو میں کس طرح رد
 عمل کرتا لیکن نکال دینے سے حق کے لئے کھڑی
 ہوئی اور اس کے حق کی لڑائی میں اس کا ساتھ
 دینے کیلئے ٹھکر عدل بھی موجود تھا۔"
 اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے بھی انٹارنی

کرانے اور پاشور بنانے کے پروگرام میں
 مقامی سطح پر تربیتی سیمیناروں کا انعقاد، اس مقصد
 کیلئے وقف ایک ویب سائٹ کی فراہمی اور
 مذہبی تفریق کی شکایت داخل کرنے کے
 ضابطوں کی تشریح شامل ہے۔
 گونزٹیس نے اوکلا ہوما کے مسکوگی میں
 چھٹی جماعت میں پڑھنے والی ایک مسلم طالبہ
 نکال دینے کی کہانی بیان کی جس کے قول کے
 مطابق اس کے اسکول والوں نے اس سے کہا
 کہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق حجاب نہیں پہن
 سکتی۔ جبکہ گونزٹیس نے کہا کہ اگرچہ دوسری
 طالبات کو غیر مذہبی مقاصد کیلئے سرکوزڈ کھلنے والا

ہمارے دشمن ہیں، ہمیں مختلف بنا کر پیش کرتی
 ہے۔ ہمارے عظیم ملک کی بنیاد ان ہی
 اصولوں پر ہے اور ہم میں سے بہت سے لوگ
 آج بھی اس پر یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا ملک
 ان آزادیوں کے باوجود نہیں بلکہ ان
 آزادیوں کی وجہ سے ہے۔"
 انٹارنی جنرل نے کہا کہ اس منصوبے کا
 مقصد عوام تک پہنچنے کی کوشش کے علاوہ
 پالیسیوں اور کیسوں کا جائزہ لینے کیلئے ایجنسی
 وار مذہبی آزادی ڈاسک فورس قائم کر کے
 مذہبی حقوق کا تحفظ منظم بنانا بھی ہے۔ انہوں
 نے کہا کہ عوام کو اس منصوبے سے واقف